

جادو ٹونڈو بحر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، تدارک اور علاج

۲۹۷: ص	علامہ یوسف القرضاوی	۴۳ - حرام و حلال اسلام میں
۲۹۳: ص	علامہ یوسف القرضاوی	۴۴ - حرام و حلال اسلام میں
۲۹۱: ص	علامہ یوسف القرضاوی	۴۵ - حرام و حلال اسلام میں
۲۹۲: ص	علامہ یوسف القرضاوی	۴۶ - حرام و حلال اسلام میں
۱۵۷: ص	الشیخ عمر سلیمان الاشرقر	۴۷ - جن اور شیاطین کی دنیا
۳۹۰: ص	تفسیر آخری پارہ	۴۸ - فی ظلال القرآن
۵۰۰: ص	تفسیر آخری پارہ	۴۹ - فی ظلال القرآن
۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۱: ص	عبداللہ بن باز	۵۰ - حراست توحید
۲۳۳: ص	الشیخ احمد بن محمود الدیب	۵۱ - مستند علاج قرآنی
۲۳۳: ص	الشیخ احمد بن محمود الدیب	۵۲ - مستند علاج قرآنی
۲۱۷: ص		۵۳ - مشکوٰۃ
۲۳۳: ص	الشیخ احمد بن محمود الدیب	۵۴ - مستند علاج قرآنی
۱۲۳: ص	عبداللہ بن باز	۵۵ - حراست توحید
۱۲۳: ص	عبداللہ بن باز	۵۶ - حراست توحید
۱۲۳: ص	عبداللہ بن باز	۵۷ - حراست توحید
۵۸۳: ص	جلد نمبر ۵	۵۸ - کتاب الفقہ، علی مذاہب الاربعہ علماء اکیڈمی
۵۸۳: ص	جلد نمبر ۵	۵۹ - کتاب الفقہ، علی مذاہب الاربعہ علماء اکیڈمی
۵۸۳: ص	جلد نمبر ۵	۶۰ - کتاب الفقہ، علی مذاہب الاربعہ علماء اکیڈمی

۱۶۳: ص	شیخ احمد بن محمود الدیب	۲۷- مستند علاج قرآنی
۸۲	سورہ اسراء	۲۸- القرآن
۵۷	سورہ یونس	۲۹- القرآن
۱۶۴: ص	شیخ احمد بن محمود الدیب	۳۰- مستند علاج قرآنی

حوالہ جات

۱۶۴: ص	شیخ احمد بن محمود الدیب	۳۱- مستند علاج قرآنی
۳۸: ص	شیخ احمد بن محمود الدیب	۳۲- مستند علاج قرآنی
۳۸: ص	شیخ احمد بن محمود الدیب	۳۳- مستند علاج قرآنی
۳۹: ص	شیخ احمد بن محمود الدیب	۳۴- مستند علاج قرآنی
۳۹: ص	شیخ احمد بن محمود الدیب	۳۵- مستند علاج قرآنی
۳۹: ص	شیخ احمد بن محمود الدیب	۳۶- مستند علاج قرآنی
۱۴۰: ص	جلد نمبر ۱ علامہ ابو بکر بن علی الرازی	۳۷- احکام القرآن
۱۴۲: ص	جلد نمبر ۱ علامہ ابو بکر بن علی الرازی	۳۸- احکام القرآن
۱۷۶: ص	جلد نمبر ۱۳	۳۹- شرح صحیح مسلم
۵۸۳: ص	جلد نمبر ۵	۴۰- کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ علماء اکیڈمی
۱۴۵: ص	شاہ اسمعیل شہید	۴۱- تقویۃ الایمان
۱۴۷: ص	شیخ عمر سلیمان الاشرقر ترجمہ: عبدالسلام سلفی	۴۲- جن اور شیاطین کی دنیا

جادو و نعوذ و سحر اسلامی تفسیرات کی روشنی میں تدارک اور علاج

جلد نمبر ۶	ص: ۲۶۰	صحیح مسلم	۷۔
جلد نمبر ۲	ص: ۱۶۵	النسائی	۸۔
جلد نمبر ۳	ص: ۲۰۱	صحیح بخاری	۹۔
جلد نمبر ۱	ص: ۹۵	احکام القرآن	۱۰۔
جلد نمبر ۱	ص: ۹۶	احکام القرآن	۱۱۔
سورہ البقرۃ	۱۰۲	القرآن	۱۲۔
سورہ البقرۃ	۱۰۰ و ۱۰۲	القرآن	۱۳۔
سورہ البقرۃ	۱۰۰ تا ۱۰۳	القرآن	۱۴۔
جلد نمبر ۱	ص: ۹۸	تفہیم القرآن	۱۵۔
سورہ النمل	۶۵	القرآن	۱۶۔
علامہ یوسف القرضاوی	ص: ۲۹۰	حرام و حلال اسلام میں	۱۷۔
علامہ یوسف القرضاوی	ص: ۲۹۵	حرام و حلال اسلام میں	۱۸۔
علامہ یوسف القرضاوی	ص: ۲۹۵	حرام و حلال اسلام میں	۱۹۔
علامہ یوسف القرضاوی	ص: ۲۹۵	حرام و حلال اسلام میں	۲۰۔
علامہ یوسف القرضاوی	ص: ۲۹۵	حرام و حلال اسلام میں	۲۱۔
علامہ یوسف القرضاوی	ص: ۲۹۵	حرام و حلال اسلام میں	۲۲۔
علامہ یوسف القرضاوی	ص: ۲۹۶	حرام و حلال اسلام میں	۲۳۔
علامہ یوسف القرضاوی	ص: ۲۹۶	حرام و حلال اسلام میں	۲۴۔
علامہ یوسف القرضاوی	ص: ۲۹۶	حرام و حلال اسلام میں	۲۵۔
الشیخ احمد بن محمود الدیب	ص: ۱۶۲	مستند علاج قرآنی	۲۶۔
ترجمہ: مولانا حسین احمد نجیب؛ مولانا علی ترائی (اقبال بک سینٹر)			

جادو نہ دھرا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، تدارک اور علاج

واجب ہے اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ شخص ہمیشہ جادو کا عمل کرتا رہتا ہے تو اسے توبہ کرنے کے لیے نہ کہا جائے۔ اس کے اس عمل کی بناء پر نہیں بلکہ اس لیے کہ وہ زمین پر فساد پھیلانے کا مجرم ہے۔ درآنحالیکہ وہ اپنے اس عمل سحر کو موجب کفر نہیں جانتا۔ ان اصحاب کا کہنا یہ ہے کہ جادو گر اور زندقہ کی جولا مذہب ہوتا ہے توبہ قبول نہ کی جائے۔ ۶۶

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ پر اس مقالے کا اختتام بہت مناسب ہے، اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کو ہمارے لیے مشعل راہ اور نور ہدایت بنا دے۔

اے مسلمانو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ (یعنی ہر حکم کی تابعداری کرو) اور شیطان کے پیچھے مت چلو اس لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ (البقرہ ۲۰۸)

حوالہ جات

۱۱۶	سورہ النساء	۱۔ القرآن
۱۰۶	سورہ یوسف	۲۔ القرآن
۱۸	سورہ یونس	۳۔ القرآن
۸۱ تا ۷۹	سورہ ص	۴۔ القرآن
ص: ۲۵-۲۶	از خالد اسحاق راجھور	۵۔ رہنمائے عملیات
ص: ۵۸۸	مدیر سید قاسم محمود	۶۔ اسلامی انسائیکلو پیڈیا

جادو و سحر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، تدارک اور علاج

اور انہوں نے ابن اصفحانی سے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اسمعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے اور انہوں نے جنید سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ، جادوگر کی سزا تلوار سے مار دینا ہے۔ ۶۴

شافعیہ کہتے ہیں کہ جادوگر کو قتل نہ کیا جائے گا اور نہ کافر قرار دیا جائے گا بجز اس صورت کے جبکہ وہ جادو کو امر مباح (جائز فعل) کہتا ہو۔

رہا کاہن تو اس کی بابت کہا گیا ہے کہ وہ بھی جادوگر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کاہن (عراف یا نجومی) سے مراد وہ شخص ہے جو اٹکل سے کوئی بات بتا دیتا ہو نیز کہتے ہیں کہ کاہن کے تابع جن ہوتے ہیں جو اس کو (مخفی) خبریں دیتے ہیں۔ ۶۵

حنابلہ کہتے ہیں کہ کاہن (علم غیب کا مدعی یا جوتی) کے بارے میں بھی وہی حکم ہے جو ساحر کے بارے میں ہے لہذا وہ بھی قتل کر دیا جائے گا، جیسا کہ سیدنا عمرؓ نے فرمایا،

اقتلوا کل ساحر و کاہن

”ہر ساحر اور کاہن کو قتل کر دو۔“

ایک روایت میں آیا ہے کہ اگر وہ توبہ کر لے تو اسے قتل نہ کیا جائے اور واجب ہے کہ جادوگر یا نجومی کے کافر ہونے اور نہ ہونے کے بارے میں شافعیؒ کے قول سے نہ ہٹا جائے۔ لیکن اس کا قتل

عمل سحر کرنے والا توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ اگر وہ یہ باتیں اونچی آواز میں نہ کہے تب بھی وہ زندیق ہے اور اسے قتل کر دیا جائے گا اور توبہ کرنے کے لیے نہیں کہا جائے گا۔ بعض اصحاب نے (معافی کے لیے) کسی حال میں توبہ کی شرط لگائی ہے، خواہ اونچی آواز میں اس نے (کلمات سحر) کہے ہوں یا نہ کہے ہوں، زندیق کی بابت (معافی کا) جو حکم ہے وہ اس حالت میں ہے، جب کہ وہ (اپنے ارتکاب زندقہ کی) اطلاع ہو جانے سے پہلے توبہ کر لے، اس حالت میں اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی، اگر اطلاع ہونے کے بعد کی تو وہ توبہ قبول نہ ہوگی۔ ۶۲

شافعیہ و حنابلہ کہتے ہیں کہ جادو (کا وجود) ایک حقیقت ہے اور اس کا اثر بھی ہوتا ہے چنانچہ کبھی کوئی شخص مرجاتا ہے جس پر جادو کیا جائے یا اس کی طبیعت اور عادت بدل جاتی ہے اگرچہ وہ ویسا نہ رہا ہو، نیز جادو کرنے والا ضرب و حرب کے بغیر دشمن پر غلبہ پالیتا ہے۔ ۶۳

حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ جادو کی تعلیم اور جادو کا عمل کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ اس کے فعل حرام ہونے کا عقیدہ ہو یا نہ ہو۔ حاکم کو چاہیے کہ ایسے شخص کو قتل کر دے۔ جیسا کہ عمر بن خطاب، عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، نیز جندب بن عبداللہ، حبیب بن کعب، قیس بن سعد اور عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ ان اصحاب نے جادو گر کو توبہ کا موقع دیئے بغیر قتل کر دیا۔ اس بارے میں ایک حدیث مرفوع بھی ہے جسے شیخ ابوبکر الرازی نے کتاب احکام القرآن میں ذکر کیا ہے کہ "یعنی ابن قانع نے یہ حدیث بیان کی جن سے بشر بن موسیٰ نے

بڑائی بیان کی جاتی ہے اور تقدیری امور کو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اگر یہ باتیں اونچی آواز میں کہی جائیں اور عمل سحر کرنے والا اس سے توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ اگر وہ یہ سب اونچی آواز سے نہ کہے تب بھی وہ زندیق ہے اور اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اور توبہ کے لیے نہ کہا جائے گا۔ زندیق کے بارے میں معافی کا حکم اس حالت میں ہے جب کہ وہ (اپنے ارتکاب زندقہ کی) اطلاع ہو جانے سے پہلے توبہ کر لے اس حالت میں اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔ اگر اطلاع ہو جانے کے بعد کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

(کتاب الفقہ: ص ۵۸۳) ۶۰

چنانچہ ایسے جادوگر سے متعلق یہی اقوال اور سزا سلف صالحین اور ائمہ کرام کے اقوال کی رو سے سامنے آتے ہیں جو جادو سیکھنے کے لیے زندیق بن گیا ہو کفر و شرک اور حرام کاموں کا مرتکب ہو اور اس کا مقصد اذیت پہنچانا اور خلق خدا کو نیست و نابود کرنا ہو وہ بدکاری اور حرام کاموں کا مرتکب ہو اور اپنے جادو کے ذریعے شیطیت کی تمام حدود کو پھلانگ چکا ہو جیسا کہ خراب قسم کا جادو کو سیکھنے کی شرائط اور اعمال ہیں جن کا ذکر فقہ اسلامی کے صفحہ نمبر ۵۸۱ پر ہے کہ اللہ اور اس کی کتاب کی توہین (نعوذ باللہ) کر کے وہ جادو سیکھے۔ (الفقہ الاسلامی: ص ۵۸۱) ۶۱

مالکیہ کہتے ہیں کہ عمل سحر کفر اور ارتداد ہے خواہ فعل جادو سیکھنے کے لیے ہو یا سکھانے کے لیے یا جادو کرنے کے لیے۔ کیونکہ جادو میں ایسی باتیں ہوتی ہیں جس میں غیر اللہ کی بڑائی بیان کی جاتی ہے اور تقدیری امور کو اس کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔ اگر یہ باتیں اونچی آواز میں کہی جائیں اور

کرے یا پانسوں کے ذریعے قسمت کا حال معلوم کرے یا بدشگونئی کی وجہ سے سفر سے واپس لوٹ
آئے۔ (النسائی) ۴۶

حنفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کہتے ہیں کہ جادو کی تعلیم اور جادو کا عمل کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔
خواہ اس کے فعل حرام ہونے کا عقیدہ ہو یا نہ ہو۔ حاکم کو چاہئے کہ ایسے شخص کو قتل کر دے۔ جیسا کہ
عمر بن خطاب، عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، نیز جندب بن عبد اللہ، حبیب
بن کعب، قیس بن سعد اور عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ ان اصحاب نے جادوگر کو توبہ کا موقع
دیئے بغیر قتل کر دیا۔ اس بارے میں ایک حدیث مرفوع بھی ہے جسے شیخ ابو بکر الرازی نے کتاب
احکام القرآن میں ذکر کیا ہے کہ ”یعنی ابن قانع نے یہ حدیث بیان کی جن سے بشر بن موسیٰ نے
اور انہوں نے ابن اصفحانی سے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اسمعیل بن مسلم سے انہوں
نے حسن سے اور انہوں نے جندب سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ، جادوگر کی سزا
تلوار سے مار دینا ہے۔ (کتاب الفقہ: ص ۵۸۳) ۵۸

”شافعیہ کہتے ہیں کہ جادوگر کو قتل نہ کیا جائے گا اور نہ کافر قرار دیا جائے گا۔ بجز اس صورت

کے جبکہ وہ جادو کو امر مباح قرار دیتا ہو۔ (کتاب الفقہ: ص ۵۸۳) ۵۹

مالکیہ کہتے ہیں کہ عمل سحر کفر اور ارتداد ہے خواہ وہ فعل جادو سیکھنے کے لیے ہو یا سکھانے

کے لیے یا جادو کرنے کے لیے کیونکہ جادو کے عمل میں ایسی باتیں ہوتی ہیں جس میں غیر اللہ کی

جادو ٹونڈو حکمران اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، تدارک اور علاج

”جادو حرام ہے بالاتفاق گناہ کبیرہ ہے۔ آنحضرتؐ نے جادو کو سات موبقات (بتاہ کن

اعمال) میں شمار فرمایا ہے۔“

(کتاب الفقہ، جلد ۵، ص ۵۸۴) ۴۰

”نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر اور جادوگر کافر ہے۔“ (تقویۃ الایمان۔ شاہ اسمعیل

شہید، ص ۱۴۵) ۴۱

ام المؤمنین حضرت حفصہؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا، جو خبریں بتانے

والے کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی۔

(مسلم) ۴۲

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا، شگون لینا شرک ہے، شگون

لینا شرک ہے، شگون لینا شرک ہے۔ (ابوداؤد) یعنی آپؐ تین مرتبہ یہ بات اس لیے دہرائی

تاکہ لوگ اس کی اہمیت کو سمجھیں اور شرک سے باز رہیں۔ ۴۳

حضورؐ نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو برا شگون لے یا اس کے لیے برا شگون لیا

جائے یا جس کے لیے کہانت کی جائے یا جو جادو کرے یا جادو کروائے۔ (الہزاز) ۴۴

حضرت ابو ہریرہؓ نے نبیؐ سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا، جو شخص کسی کاہن (نجومی)

کے پاس آیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمدؐ پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔ ۴۵

ایک اور جگہ نبیؐ کا ارشاد اس طرح ہے، وہ شخص بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا جو کہانت

اسے قتل کر دوں گے کے تحت سزا کا مستحق قرار پائے گا۔
(احکام القرآن۔ جلد اول۔ ص: ۱۲۰) ۳۷
دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

”ساحر کے قتل کے وجوب پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جس کی روایت ابن قانع نے کی ہے، انہیں بشر بن موسیٰ نے انہیں ابن الاصمہائینے، انہیں معاویہ نے اسماعیل بن مسلم سے انہوں نے الحسن بن جندب سے کہ حضورؐ نے فرمایا، ”ساحر کی حد یہ ہے کہ اس کو تلوار کی ضرب لگائی جائے۔“ کوفہ میں جندبؓ نے گورنر ولید بن عقبہ کے سامنے ایک جادوگر کو قتل کر دیا تھا۔ حضورؐ کا درج بالا ارشاد دو باتوں پر دلالت کرتا ہے ایک بات تو یہ کہ ساحر کا قتل واجب ہے اور دوسری یہ کہ یہ حد کے طور پر سزا ہوگی۔

(احکام القرآن۔ ص ۱۲۲) ۳۸

امام مالکؒ فرماتے ہیں۔

”جادوگر کافر ہے وہ جادو کی وجہ سے قتل کیا جائے گا اس کو توبہ کی ترغیب نہیں دلائی جائے گی بلکہ اس کا قتل زندیق (بے دین) کی طرح یقینی اور حتمی ہے۔“

امام مالکؒ کی طرح امام احمدؒ اور صحابہؓ نیز تابعینؒ کی ایک جماعت کا قول بھی یہی ہے۔

(شرح صحیح مسلم، جلد ۱۳، ص ۱۷۶) ۳۹

امام نوویؒ فرماتے ہیں۔

ہو جائے۔ پھر اس پر ”آیت الکرسی“ ”سورہ الاخلاص“ ”سورہ الفلق“ ”سورہ الناس“

اور مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر دم کریں۔

سورہ اعراف (۱۱۹-۱۷۷)

سورہ یونس (۸۲-۷۹)

سورہ طہ (۶۹-۶۵)

یہ آیات پڑھ کر دم کریں پھر اس میں سے تھوڑا سا پانی پی لیں اور باقی پانی سے غسل کر لیں اس سے انشاء اللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔ اگر دو مرتبہ یہ عمل کرنے کی ضرورت پڑے تو ضرور کریں۔ کوئی حرج نہیں یہاں تک کہ اثر زائل ہونے کا اور اک ہو جائے۔

(حراست توحید: از عبداللہ بن باز، ص ۱۳۵ تا ۱۴۷) ۵۷

اسلامی شریعت میں جادو، گروں، ساحروں اور کاهنوں کی سزائیں

امام رازی اپنی کتاب احکام القرآن میں لکھتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے جادوگری کو ایمان کی ضد قرار دیا ہے کیونکہ اس نے ایمان کو جادوگری کے بالمقابل کر دیا اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جادوگر کافر ہے۔ اور جب اس کا کفر ثابت ہو گیا تو اگر وہ اس سے پہلے مسلمان ہو یا کسی وقت اس کی طرف سے اسلام کا اظہار ہوا ہو تو وہ جادوگری کی بناء پر کافر ہرگز حضور پاکؐ کے اس ارشاد کے مطابق ”جو شخص اپنا دین بدل دالے

ان اذکار کے علاوہ کچھ اور دیگر اذکار یہ ہیں جن کے ذریعے حضور ثابت شدہ دعاؤں کے ذریعے صحابہؓ کو دم کیا کرتے تھے۔

۱۔ اللھم رب الناس اذهب الباس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یقادر سحما۔
”اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے مصیبت کو دور کر دے اور شفاء عطا کر۔ تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی شفاء عطا فرما جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے۔ ۵۵

۲۔ جس دعا کو پڑھ کر جبرئیلؑ نے نبیؐ کو دم کیا تھا وہ یہ ہے۔
بسم اللہ ارفیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارفیک۔

”اللہ کے نام سے میں آپؐ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپؐ کو تکلیف دیتی ہے ہر نفس اور حاسد نگاہ سے آپؐ کو اللہ شفاء عطا فرمائے اللہ کے نام سے میں آپؐ کو دم کرتا ہوں۔“
(اس دعا کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے)

۳۔ میاں بیوی میں اکثر ناچاتی ہو جاتی ہے اور بیوی کے دل میں میاں کی کدورت یا نفرت پیدا ہو جاتی ہے اس کو دور کرنے کے لیے یہ علاج بتایا گیا ہے۔

”بیری کے سرسبز درخت کے سات عدد پتے لے کر پتھر وغیرہ سے باریک کوٹ لیں (پیس لیں) پھر اسے کسی برتن میں رکھ کر اتنا پانی ڈالیں (پانی صاف و پاک ہو) کہ غسل کے لیے کافی

جانوروں اور نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لیے درج ذیل دعا پڑھ کر دم فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیمؑ اپنے بیٹوں) اسمعیلؑ اور اسحاقؑ پر یہ دعادم کرتے تھے۔

”اعیذکما بکلمات اللہ التامہ من کل شیطان وهامة ومن کل عین لامه“

”میں تم دونوں کو اللہ کے پورے کلمات کے وسیلہ سے ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔“

(مستند علاج قرآنی۔ ص ۲۴۳) ۵۲

امام احمد نے اپنی سبید میں حضرت حفصہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے ہاں شفا نامی خاتون بیٹھی تھیں جو نملہ (چیونٹی) کو جھاڑا کرتی تھی حضور ﷺ نے فرمایا حفصہؓ کو بھی یہ عمل سکھا دو جو شفاء بنت عبد اللہ کی یہ روایت ہے امام احمد، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔ (تفہیم القرآن، جلد ششم، جی نمبر 559 ۳۵)

الذیب کی اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے۔

آیات شفاء جو ”منزل“ کے نام سے آج کل مطبوعہ دستیاب ہے، خود بھی پڑھیں اور اپنے اہل و عیال کو پڑھ کر دم کریں۔ نیز صبح و شام کی مسنون دعاؤں کو پڑھنا اپنا معمول بنالیں۔ اور جس شخص کو اندیشہ ہو کہ اس کی نظر کسی کو لگ سکتی ہے تو وہ دیکھتے ہی یوں کہے۔

ماشاء اللہ اللهم بارک علیہ ماشاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

(مستند علاج قرآنی۔ ص ۲۴۴) ۵۳

نیز نبیؐ نے فرمایا: ”جس نے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھیں تو یہ اس کے لیے کافی ہیں۔“

۴۔ ایک دعا ہے جو حضورؐ کی حدیث سے ہمارے پاس موجود ہے کہ جس نے ”اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق“ پڑھا اور بکثرت اس کا ورد کیا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی چنانچہ اس دعا کا کثرت سے ورد کرنا چاہیے، رات یا دن میں کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت، خواہ مکان ہو یا صحراء، فضاء ہو یا سمندر ہر جگہ اس کا ورد کرتے رہنا چاہیے۔

۵۔ انہی وظائف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دن کے اول وقت اور رات کے اول وقت میں تین مرتبہ کہے۔

”بسم اللہ لا یضر مع اسمہ شیئاً فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم۔“

یہ اذکار معوذات جادو وغیرہ کے شر سے بچنے کے لیے عظیم اسباب ہیں۔ اس شخص کے لیے جو صدق دل سے اللہ پر ایمان و یقین رکھتا ہو اور گزشتہ دعاؤں اور معوذات کا انشراح صدر کے ساتھ پابند ہو۔ (ص: ۱۲۳-۱۲۴- حراست توحید از عبداللہ بن باز) ۵۰

شیخ احمد بن محمود الدیب کی کتاب العلاج القرآنی کا ترجمہ مولانا حسین احمد نجیب اور مولانا علی

ترابی نے ”مستند علاج قرآنی“ کے نام سے کیا ہے۔ اس میں ص ۲۳۳ پر لکھتے ہیں۔ ۵۱

”حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ محسنؐ اور حسینؑ کو شیطان اور زہریلے

”انسان ان مخفی وساوس کے دفع کرنے سے عاجز ہے۔ اس لیے اللہ نے اس خطرناک جنگ کے سلسلے میں اسے ساز و سامان اور اسلحہ کی نشاندہی کر دی ہے۔“
(فی ظلال القرآن از سید قطب، ص: ۵۰۰، ترجمہ سید حامد علی) ۴۹

جادو اور سحر سے بچنے کے چند مسنونہ اذکار

عبدالعزیز عبداللہ بن باز اپنی کتاب ”حراست توحید“ میں کہانت اور جادو کے اثرات سے بچنے کے مندرجہ ذیل طریقوں کا ذکر کرتے ہیں۔

- ۱۔ ہر فرض نماز سے سلام پھیرنے اور مشروع وظائف پڑھنے کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔
- ۲۔ قل هو اللہ احد (سورہ اخلاص) قل اعوذ برب الفلق (سورہ فلق) قل اعوذ برب الناس (سورہ الناس) پڑھے۔ نیز ان تینوں سورتوں کو صبح کے وقت تین تین مرتبہ فجر کے بعد اور نماز مغرب کے بعد پڑھے۔
- ۳۔ سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات آمن الرسول سے لے کر الکافرین تک پڑھے۔ جس کے متعلق حدیث رسول ہے۔

”جس شخص نے رات کو آیت الکرسی پڑھ لی اس کے اوپر اللہ کی طرف سے

ایک گنہگار برابر ہے گا۔ اور شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا، یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔“

جادو ڈنڈہ و عمر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، تدارک اور علاج

اشیخ عمر سلیمان الاشرقی اپنی کتاب ”جن اور شیاطین کی دنیا“ میں لکھتے ہیں۔

”سب سے بہتر دعا جس کے ذریعے پناہ مانگی جائے ”سورۃ الفلق“ اور ”سورۃ الناس“

ہے۔

سیدنا عقبہ بن عامر سے مروی ہے، حضورؐ نے فرمایا،

”لوگ ان دونوں سورتوں سے بہتر کسی بھی سورۃ کے ذریعے پناہ نہیں طلب کر سکتے یعنی قل

اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

(بروایت نسائی) (جن اور شیاطین کی دنیا۔ ترجمہ عبدالسلام سلفی، ص ۱۵۷) ۴۷

سید قطب شہید سورہ فلق کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

”جادو کی یہی فطرت ہے ہمیں اسی طرح اسے تسلیم کرنا چاہیے کہ وہ لوگوں پر اسی طرح اثر

انداز ہوتا ہے اس کے اثر سے لوگوں میں ایسے احساسات رونما ہوتے ہیں جن کے باعث وہ

ڈرتے ہیں، انہیں تکلیف ہوتی ہے اور ان کا رخ اس طرف ہو جاتا ہے جدھر جادوگر موڑنا چاہتا

ہے۔ جادو؟ اور گڑھوں میں پھونکوں کی فطرت اور حقیقت کو بس ہم اسی حد تک سمجھ سکتے ہیں وہ

ایک شر ہے جس سے بچنے کے لیے اللہ سے پناہ مانگنی چاہیے اور اس کی جمی اور حفاظت اور حمایت

میں آجانا چاہیے۔

(فی ظلال القرآن از سید قطب، ص: ۴۹۰، ترجمہ سید حامد علی) ۴۸

آگے لکھتے ہیں۔

حرام چیزوں سے علاج کی ممانعت

حضور نے حرام چیزوں سے علاج کی ممانعت کی ہے، حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے۔

ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لكل داء دواء فتداؤا ولا تداؤا بحرام۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے بیماری بھی اتاری اور دوا بھی اور ہر بیماری کی دوا بنادی سو دوا کرو مگر حرام

چیز سے نہ کرو۔ ۳۵

چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت سوید بن طارق کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول سے شراب کو بطور دوا استعمال کرنے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔

انھا داء ولیست بدواء

یعنی وہ تو خود بیماری ہے وہ دوا نہیں ہو سکتی۔ ۳۶

قرآن کریم میں جادو گروں کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم

قرآن کریم میں جادو گروں اور ان کے پیروکاروں کے عمل کو حرام اور گناہ کبیرہ و شرک قرار دیا گیا ہے۔ اور جادو گروں سے پناہ سے پناہ مانگنے کا حکم ہے۔ اور یہ حکم معوذتین میں ہے۔ سورۃ الفلق و الناس دونوں سورتیں اسی لیے اتاری گئیں ہیں تاکہ ہر نقصان پہنچانے والی شے کی شیطنت اور شر سے اللہ کی پناہ حاصل کی جائے۔ من شر النفثات فی العقد میں تو خصوصاً گروہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسو سے ڈالنے والے جن وانس سے اللہ کی پناہ میں آنے کا حکم ہے۔

جادو، زہر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، تدارک اور علاج

برب الناس پڑھ کر پھونکتے اور اپنے جسم پر ان کو پھیرتے سر اور چہرے سے شروع فرماتے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ اسی طرح تین مرتبہ کرتے۔ ۳۱

علاج سنت رسول ہے

اس کے علاوہ علاج کروانا سنت رسول ہے، چنانچہ بیماریوں کو علاج کروا کر صحت حاصل کرنا چاہیے۔ حضورؐ نے فرمایا:

”علاج کرو کیونکہ جس نے بیماری پیدا کی ہے اس نے دوا بھی پیدا کی ہے۔“ (احمد) ۳۲
آپؐ کا طریقہ یہ تھا کہ آپؐ اپنے گھر والوں کا اور صحابہ کرامؓ کو جب کوئی مرض لاحق ہوتا تو حکمت اور دوا اور دوا یا دم دونوں سے علاج فرماتے، یہی نہیں کہ صرف دوا پر گزارا کیا یا صرف دم پر گزارا کر لیا حضورؐ نے علاج کے لیے اسباب شفاء اختیار کرنے کی اڑھ تا کید فرمائی ہے چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔

ما انزل اللہ من داء الا انزل اللہ له شفاء

”یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں نازل فرمائی جس کی شفاء نہ اتاری ہو۔“ ۳۳

اور ایک روایت میں ہے جو صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔

”یقیناً ہر بیماری کی دوا ہے جب دوا بیماری سے مل جاتی ہے تو انسان اللہ جل شانہ کے حکم

سے شفا یاب ہو جاتا ہے۔“ ۳۴

بہت ساری تکالیف میں اسی پر اعتماد کرنے لگا اور اس سے بے حد فائدہ اٹھایا۔ ۲۶
مسلم شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ
بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

(خصوصاً آخری دو آیات) ۲۷

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ دفع ہوں اور رحمت ایمان والوں کے

واسطے اور گنہگاروں کو تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔" (اسراء-۸۲) ۲۸

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: "اے لوگو! تمہارے پاس آئی ہے نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور شفا دلوں کے

روگ کی۔" (یونس: ۵۷) ۲۹

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

رسولؐ جب کبھی بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے پھر جب تکلیف میں
شدت ہوئی تو میں پڑھ کر آپؐ کے داہنے ہاتھ پر پھونکتی اور اسے برکت کے لیے آپؐ کے جسم
اطہر پر پھیر دیتی۔ (بخاری، مسلم، موطا، ابوداؤد، ترمذی) ۳۰

بخاری شریف میں حضورؐ کا یہ عمل حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ، آپؐ رات میں بستر پر

تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے پھر ان پر قل ھو اللہ، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ

جادو، زہر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، تدارک اور علاج

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے اپنی اہلیہ کو ان جاہلی منتروں سے منع کیا جو عربوں میں زمانہ قدیم سے رائج تھے اور لوگ مسلمان ہونے کے باوجود ان کو استعمال کیا کرتے تھے تو انہوں نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ ایک روز میں باہر نکلی تو فلاں شخص نے مجھے دیکھ لیا اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا سلسلہ رواں ہو گیا۔ جب میں منتر پڑھتی ہوں تو آنسو رک جاتے ہیں اور جب میں منتر پڑھنا بند کر دیتی ہوں تو آنسوؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا۔ یہ شیطان ہے، جب تم اس کی بات مانتی ہو تو وہ تمہیں چھوڑ دیتا ہے اور جب اس کی بات نہیں مانتی ہو تو اپنی انگلی تمہاری آنکھ میں چھوتتا ہے۔ لیکن اگر تم وہی کرو جو رسولؐ نے کیا تھا تو تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اور امید ہے تمہیں شفا حاصل ہوگی۔ اپنی آنکھوں پر پانی چھڑکوا اور یہ کلمات کہو:

ازھب الباس..... لایغادر سقما۔ (ابن ماجہ و ابوداؤد و الحاکم) ۲۵

قرآن کریم ہر مرض کی دوا ہے خواہ یہ امراض روحانی ہوں یا جسمانی، انفرادی ہوں یا اجتماعی ہر غم پریشانی اور دکھ کا علاج ہے بشرطیکہ شفا حاصل کرنے کا طریقہ سمجھ میں آجائے اور اللہ اس سے شفا حاصل کرنے کی توفیق دے دے۔ یہاں علامہ ابن جوزی کا ایک حیرت انگیز واقعہ یاد آ رہا ہے، بیان کرتے ہیں، کہ ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ وہاں بیمار ہو گیا۔ نہ کسی حکیم کے پاس جا سکا نہ دوا میسر آئی میں سورہ فاتحہ سے اپنا علاج خود ہی شروع کر دیا چنانچہ تھوڑا سا زم زم کا پانی لیتا اور اس پر کئی بار سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرتا اور اس کو پی لیتا۔ اسی سے مکمل شفا حاصل ہو گئی پھر میں اپنی

”منتر تعویذ اور تولد سب شرک ہیں۔“

تولد ایک قسم کا جادو ہی ہے اور اس طریقے کو عورتیں اپنے شوہروں کی نظروں میں محبوب بننے کے لیے کرتی ہیں۔

(حرام و حلال فی الاسلام۔ ص ۲۹۶) ۲۳

آگے علامہ یوسف القرضاوی لکھتے ہیں۔

علماء کہتے ہیں ممنوع منتر وہ ہیں جو عربی میں نہ ہوں بلکہ کسی اور زبان میں ہوں اور زبان کی مغائرت کی بناء پر اس کے معنی معلوم نہ ہوں۔ ایسے منتروں میں اس بات کا امکان ہونا ہے کہ جادو یا کفر کے قسم کی کوئی بات ہو لیکن اگر اس کے معنی سمجھ میں آجائیں اور اس میں اللہ کا ذکر ہو تو مستحب ہے۔ ایسے منتر اللہ سے دعا اور اس سے امید کے مترادف ہوتے ہیں (جیسے ہماری اردو یا فارسی میں ہوں) ان کی حیثیت علاج یا دوا کی نہیں ہوتی البتہ اہل جاہلیت کے منتر جادو، شرک اور طلسم سے مرکب ہوتے تھے اور معنی مفہوم سے خالی ہوتے تھے۔

(حرام و حلال فی الاسلام۔ ص ۲۹۶) ۲۴

یعنی کسی زبان کے دعائیہ کلمات جن میں خالصتہً اللہ سے دعایا تمنا یا خواہش کا اظہار ہو چنانچہ ان کو پڑھا جاسکتا ہے مگر ہمارے ہاں بعض ہندی زبان کے منتر پڑھے جاتے ہیں جو سراسر شرک اور کفر ہے۔

سکون نصیب نہ کرے۔ (احمد والجام) ۱۹

عمران بن معین کہتے ہیں کہ رسولؐ نے ایک شخص کے بازو میں پیتل کا چھلہ دیکھا تو فرمایا، افسوس تم پر یہ کیا ہے؟ اس نے کہا، یہ کمزوری کو دور کرنے کے لیے پہنا ہے۔ فرمایا، یہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا، اسے نکال کر پھینک دو ورنہ کبھی بھی فلاح نہ پاسکو گے۔

(احمد ابن حبان) (اسلام میں حرام و حلال: ص ۲۹۵) ۲۰

عیسیٰ بن حمزہ کہتے ہیں میں عبد اللہ بن حکیم کے پاس گیا۔ وہاں حمزہ موجود تھے میں نے کہا آپ تعویذ نہیں باندھتے؟ انہوں نے کہا، اس سے اللہ کی پناہ! ایک دوسری روایت میں ہے ”موت اس سے قریب تر ہے۔“

رسولؐ کی ایک اور حدیث اس طرح ہے۔

”من علق شیعیا وکل الیہ“

”جو شخص (اپنے گلے میں) کوئی چیز لٹکائے اس کو اسی کے حوالے کر دیا جائے

گا۔ (الترمذی) ۲۱

ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کے گلے میں گنڈا بندھا ہوا دیکھا تو اس کو کھینچ کر کاٹ ڈالا اور فرمایا، آل عبد اللہ شرک سے بے پرواہ ہو گئے ہیں، میں نے رسولؐ کو کہتے سنا ہے۔

ان الرقی والتائم والتولة شرک

- ۲۔ قربانیوں یا جانوروں یا پرندوں کو ذبح کر کے توڑ کرنا۔
 - ۳۔ کاہنوں، نجومیوں، سفلی علم جاننے والوں کی مدد سے توڑ کرنا؛ قرآنی اعمال یا مسنون دعاؤں کے علاوہ کسی بھی قسم کے جنت منتر کے ذریعے عمل کرنا جائز نہیں۔
 - ۴۔ گرہوں میں پھونکنے اور ان کے ذریعے گندوں کا بنانا۔
 - ۵۔ کوئی چیز گھروں عمارتوں سوار یوں پر علامت کے طور پر لگانا۔ مثلاً گھوڑے کی نعل دروازے پر لگانا، تعویذ لگانا جن پر عجیب و غریب نمبرز اور الفاظ لکھے ہوں۔ کپڑے کی دھجیاں باندھنا۔ کالی لکیریں ڈالنا وغیرہ وغیرہ
 - ۶۔ پیتل کے چھلے پہننا، پڑھی ہوئی انگوٹھیاں یا کڑے پہننا، منت کے کڑے پہننا، دھاگے کلائیوں، گلوں، پیروں یا کمر پر باندھنا۔
- عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ دس افراد پر مشتمل ایک قافلہ حضورؐ کی خدمت میں پیش ہوا آپؐ نے ان میں سے ۹ افراد کو بیعت کے لیے بٹھایا اور ان سے بیعت لی لیکن ان میں سے ایک شخص سے نہیں لی۔ ان کے دریافت کرنے پر آپؐ نے فرمایا۔ اس کے ایک بازو میں تعویذ باندھا ہے جب اس نے تعویذ کاٹ ڈالا تو آپؐ نے بیعت لی اور فرمایا، جس نے تعویذ باندھا اس نے شرک کیا۔ (احمد والی کم) ۱۸
- حضورؐ نے فرمایا
- ”جس نے تعویذ باندھا اللہ اس کو کامیاب نہ کرے اور جس نے منکے باندھے اللہ اسے

جادو و سحر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تدارک اور علاج

کو علم و ہدایت اور کتاب الہی سے کوئی واسطہ نہ تھا آپؐ نے اعلان جنگ کیا اور انہیں اللہ کا کلام
سنایا۔

”کہو اللہ کے سوا زمین اور آسمانوں میں کوئی غیب کا علم نہیں

رکھتا (انمل: ۶۵) ۱۶

(حرام و حلال اسلام میں۔ ص ۲۹۰) ۱۷

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا،

جس نے علم نجوم کا کوئی مسئلہ سیکھا بغیر ایسی صورت کے جو اللہ نے بیان کی ہے تو اس نے

جادو کا ایک حصہ سیکھا۔

جادو کے ضمن میں دیگر اعمال سے باز رہنے کی ہدایت

اسلام میں جادو کو سحر کو اور نظر بد کو تسلیم کیا جاتا ہے اس سے بچنے اور نہ کرنے کی سختی سے ہدایت ہے
اور صحیح طریقے پر اس کا توڑ کرنے کی ہدایت اور طریقے بھی بتائے گئے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا
ہے البتہ چند ایسے فرسودہ رسوم و رواج اور طور طریقے یا ان اعمال بد کے توڑ ہمارے ہاں رائج ہیں
ان سے بچنا لازمی ہے۔

۱۔ جادو کا جادو کے ذریعے توڑ کرنا۔

کرتے تو اللہ کے ہاں اس کا جو بدلہ ملتا وہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا کاش انہیں خبر ہوتی۔

(بقرہ۔ ۱۰۰ تا ۱۰۳) ۱۴

مولانا مودودی، تفہیم القرآن میں اس کی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔

جب بنی اسرائیل پر اخلاقی و مادی انحطاط کا دور آیا تو اور غلامی، جہالت، تکبت و افلاس اور ذلت و پستی نے ان کے اندر کوئی بلند حوصلگی اور اولوالعزمی باقی نہ چھوڑی تو ان کی توجہ جادو ٹونے اور طلسمات و عملیات اور تعویذ گنڈوں کی طرف مبذول ہونے لگی اور وہ ایسی تدبیریں ڈھونڈنے لگے جن سے کسی مشقت اور جدوجہد کے بغیر محض پھونکوں اور منتروں کے زور پر سارے کام بن جایا کریں۔ اس وقت شیاطین نے ان کو بہکانا شروع کر دیا کہ سلیمانؑ کی عظیم الشان اور حیرت انگیز طاقتیں تو سب کچھ چند نقوش اور منتروں کا نتیجہ تھیں اور وہ ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر ان چیزوں پر ٹوٹ پڑے اور پھر نہ کتاب اللہ سے انہیں دلچسپی رہی اور نہ کسی داعی حق کی آواز انہوں نے سن کر دی۔

(تفہیم القرآن۔ جلد ۱۔ ص ۹۸) ۱۵

علامہ یوسف القرضاوی، الحلال والحرام فی الاسلام میں لکھتے ہیں۔

”اسلام نے جادو ٹونے کو حرام قرار دیا ہے۔۔۔ جب نبی کریمؐ کی بعثت ہوئی تو سوسائٹی میں فریب کاروں کا ایک گروہ موجود تھا جنہیں کاہن یا نجومی کہا جاتا تھا یہ لوگ غیب کی سابقہ یا آئندہ ہونے والی باتیں جنات کے ذریعے جاننے کا دعویٰ کرتے تھے۔ اس جل و فریب کے خلاف جس

اللہ تعالیٰ نے اہل بائبل کی طرف جو دو فرشتے بھیجے وہ جوان لوگوں کے سامنے جادو گروں کی پول کھولتے کہ کس طرح جادو گر تمہیں بے وقوف بناتے ہیں اور یہ کھلا شرک ہے دوسرے یہ کہ ہم محض آزمائش ہیں تم کفر میں مبتلا نہ ہو۔ قرآن کریم میں سورہ بقرہ کی آیت ۱۰۲ تا ۱۰۴ میں یہ معاملہ تفصیلاً بیان ہوا ہے۔ ۱۳

ترجمہ: "اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا گویا کہ وہ کچھ جانتے ہی نہیں۔ اور لگے ان چیزوں کی بیرونی کرنے جو شیاطین سلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا۔ کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بائبل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل کی گئی تھی۔ حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیا کرتے تو پہلے صاف صاف متنبہ کیا کرتے تھے۔ کہ دیکھ ہم محض آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے۔ جس سے شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیں۔ ظاہر تھا کہ اذن الہی کے بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو نقصان نہ پہنچا سکتے تھے۔ مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کے لیے نفع بخش نہ تھی بلکہ نقصان دہ تھی اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔ کاش انہیں معلوم ہوتا۔ اگر وہ ایمان اور تقویٰ اختیار

تھا کہ کائنات میں پیش آنے والے تمام واقعات ان ستاروں کے افعال و حرکات کے نتائج ہیں۔ اہل بابل پر ایرانیوں کے غلبے سے پہلے ان کے علوم، شعبہ بازیوں، اور نظر بندی، ستاروں کی چالوں جیسے معاملات پر مشتمل تھے۔ انہوں نے سات ستاروں کے دیوتاؤں کے سات ہیکل تعمیر کر رکھے تھے اور یہ ان میں اپنے مختلف امور کے لیے ان میں رکھے بتوں کی پوجا پاٹ کرتے، وہاں بیٹھ کر منتر پڑھتے گنڈے بناتے۔ پوجا پاٹ کی رسمیں اور جھاڑ پھونک کے منتر یہ لوگ نبلی زبان میں ادا کرتے تھے پھر ان سے مرادیں مانگتے چڑھا دے چڑھاتے ان عقائد کے مطابق ان تمام اعمال سے انہیں اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوا کرتی تھی۔ ایک عام جادوگر بھی یہ دعویٰ کرتا کہ وہ انسان کو کسی جانور کا روپ دے سکتا ہے یا ہوا میں پرواز کرتا ہوا، انڈے، جھاڑو یا مکے پر سوار ہو کر دنیا بھر میں گھوم پھر سکتا ہے۔ ان کے بادشاہوں کو جادوگروں اور ان کے اعمال پر کوئی اعتراض نہ تھا بلکہ ان کا رتبہ و مقام معاشرے اور بادشاہوں کے دربار میں بے حد بلند ہو کرتا جیسا کہ ہم فرعون کے زمانے میں جادوگری سیکھنے اور شعبہ بازی کرنے والوں کا مقام اور رتبہ جانتے ہیں کہ بہت بلند تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے لوگوں کو دین الہی کی تعلیم کے لیے جن پیغمبران کو مبعوث فرمایا انہیں اسی قسم کے معجزات عطا فرمائے حضرت موسیٰ کو یا حضرت عیسیٰ کو حضرت یوسف اور حضرت ابراہیم کو جو معجزات دیئے یا حضرت سلیمان اور داؤد کو جو معجزات اور طاقت عطا فرمائی وہ اس دور کے لوگوں کے ذہنی اور روحانی امراض کے مطابق ہی تھی۔

خوبصورت اور لوگوں کے لیے قابل قبول اور پسندیدہ بنانے کے لیے کی جائے۔
روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز کے پاس بڑے بلیغ انداز میں گفتگو کی جسے
سن کر انہوں نے فرمایا، "بخدا یہی حلال سحر ہے، یہ اگر چاہے تو اپنی جادو بیانی سے ایک مٹی بر
باطل بات کو حق کی صورت دے کر سامعین کو فریب دے دے۔"

(احکام القرآن - جلد اول - ص ۹۶) ۱۱

اسلام میں جادو کی سخت مذمت اور ممانعت ہے بلکہ جادو کا شمار گناہ کبیرہ میں ہوتا ہے جو افراد کو وہی
نہیں بلکہ قوموں کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ آخرت سے پہلے آخرت جیسی تباہی اس کی
بدولت دکھائی دیتی ہے۔ آسمانی وزینی آفات کے ذریعے خدا کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے۔
قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: مگر وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو ان کے حق میں مفید نہیں بلکہ مضرت تھی۔

(البقرہ ۱۰۲) ۱۲

یہ بابل کے رہنے والوں سے متعلق فرمایا گیا ہے اور دنیا میں جہاں جہاں جو جو سحر یا جادو یا اسی
طرح کے دیگر گندے اعمال کرے گا ان کے لیے بھی یہی فرمان الہی اور ونو انہی کا درجہ رکھتے
ہیں۔ اہل بابل میں اللہ تعالیٰ نے ان کے جادو اور ٹونے سے متعلق بڑے ہوتے ہوئے رجحان اور
دلچسپی کے پیش نظر امتحان لینے کے لیے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو نازل فرمایا۔ یہ لوگ
صائبین تھے اور ستاروں کو پرستش کرتے تھے اور انہیں اپنا الہ قرار دیا کرتے تھے۔ اور ان کا عقیدہ

زبردست ہے اور اپنے ماوراء کا محافظ ہے۔ یہ بات زبرقان کے پاس پہنچی تو اس نے کہا، "خدا کی قسم اسے معلوم ہے کہ میں اس سے افضل ہوں۔" یہ سن کر عمرو نے کہا، "اس کی سرشت میں درشتی ہے اس کا حوض تنگ ہے، اس کا باپ احمق ہے اور اس کا ماموں کمینہ ہے۔ اللہ کے رسول میں اپنے دونوں بیانات میں سچا ہوں، اس نے جب مجھے راضی کر دیا تو میں نے اپنی معلومات کے مطابق اچھی اچھی باتیں بیان کر دیں اور جب مجھے ناراض کر دیا تو میں نے اس کی وہ تمام بری باتیں سنائیں جو مجھے معلوم تھیں۔ اس پر آپ نے فرمایا،

"بعض بیان جادو جیسے اثر کا حامل ہوتا ہے۔"

(احکام القرآن، جلد اول از علامہ ابو بکر احمد بن علی الرازی۔ ترجمہ مولانا عبدالقیوم،

ص ۹۵، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد) ۱۰

امام رازی آگے جا کر لکھتے ہیں:

"حضور نے بعض انداز بیان کو جادو قرار دیا اس لیے کہ جادو بیان شخص کو قدرت ہوتی ہے کہ اگر وہ چاہے تو ایک مٹی برحق بات کو جس میں اخفاء کا پہلو ہو اپنی جادو بیانی سے واضح کر کے اس سے اخفاء کا پردہ اٹھا دے۔ یہی وہ جائز سحر بیانی تھی جس پر حضور نے عمرو بن الاہتم کو برقرار رہنے دیا اور اس سے ناراض نہ ہوئے۔" (احکام القرآن: جلد اول، ص ۹۶) ۱۱

چنانچہ اسلام کی رو سے ایسی جادو بیانی حلال ہے جو کسی حق بات کی وضاحت اور اسے لوگوں کو دلوں میں اتارنے کے لیے کی جائے مگر ایسی جادو بیانی حرام ہے جو کسی غلط اور غیر شرعی بات کو

(صحیح مسلم: جلد نمبر ۶، ص: ۶۶۰) ۷

گویا اگر کوئی شخص اپنی چرب زبانی کے ذریعے لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈلواتا ہے یا انہیں نفسیاتی عوارفی میں مبتلا کرتا ہے تو گویا جادو گر ہے۔

اسی طرح تعویذ لکھنا اور گنڈے بنانا یعنی دھاگوں میں گرھیں لگا کر پھونک مارنے کے ذریعے جادوئی عمل ہے۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے:

”جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونک ماری تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا

اس نے شرک کیا اور جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔“

(النسائی: جلد نمبر ۲، ص ۱۶۵) ۸

سحر بیانی کو بھی جادو کی ایک قسم کہا جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔

”مشرق سے دو آدمی آئے جنہوں نے خطبہ دیا۔ ان کے بیان سے لوگوں کو حیرت ہوئی تو

نبیؐ نے فرمایا، یقیناً بعض بیان میں جادو ہوتا ہے، یا بعض بیان جادو ہوتا ہے۔“

(صحیح بخاری: جلد ۹، ص ۲۰۱) ۹

عبدالہبائی نے روایت بیان کی، ان سے ابراہیم الحمرانی نے ان سے سلیمان بن حرب نے

ان سے حمد بن زید نے ان سے محمد بن الزبیر نے کہ حضورؐ کی خدمت میں زبرقان بن بدر، عمرو بن

الاسم اور قیس بن عاصم حاضر ہوئے، آپؐ نے عمرو سے فرمایا، ”مجھے زبرقان کے بارے میں بتاؤ

، انہوں نے جواب دیا، ”زبرقان کی مجلس میں اس کی بات مانی جاتی ہے، بحث و تمحیص میں وہ بڑا

”جادو کے متعلق یہ بات سمجھنی چاہیے کہ اس میں دوسرے شخص پر اثر ڈالنے کے لیے شیاطین یا ارواح خبیثہ یا ستاروں سے مدد مانگی جاتی ہے۔ جادو دراصل ایک نفسیاتی اثر ہے جو نفس سے گزر کر جسم کو بھی اسی طرح متاثر کر سکتا ہے جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گزر کر نفس کو متاثر کرتے ہیں۔ مثلاً خوف ایک نفسیاتی چیز ہے مگر اس کا اثر جسم پر یہ ہوتا ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن میں کپکپاہٹ سی ہو جاتی ہے۔ دراصل جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی مگر انسان کا نفس اور اس کے حواس متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت تبدیل ہو گئی۔“

(اسلامی انسائیکلو پیڈیا - ص: ۵۸۸، سید قاسم محمود)

جادو کی دیگر اقسام میں شگون لینا اور فال نکالنا بھی آجاتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

”پرندوں کو اڑا کر فال نکالنا اور زمین پر لکیریں کھینچنا اور بد شگونیاں، جادو میں داخل ہیں۔“

اسی طرح علم نجوم کے متعلق عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی نے فرمایا:

”جس نے علم نجوم میں سے کچھ سیکھا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کر لیا، زیادہ علم نجوم

سیکھنا تو سحر میں زیادتی کا ہی باعث ہوگا۔“

ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا:

ترجمہ: ”کیا میں تمہیں یہ نہ بتا دوں کہ الحضہ کیا ہے؟ یہ پختلخوری اور لوگوں کے درمیان باتوں کو

پھیلانا ہے۔“

فوری طور پر وہم ہونا، اسی میں شامل ہے۔ نظر لگنا بھی اسی میں آجاتا ہے۔

۳۔ جنات وغیرہ اور زمین والوں کی روحوں سے مد لینا۔

۴۔ شعبدہ بازی، آنکھوں پر پردہ ڈالنا، خیالات میں تبدیلی لانا جیسا کہ قرآن میں حضرت موسیٰؑ کے حوالے سے بیان ہوا ہے کہ جادوگر لکڑیوں اور رسیوں کو سانپ کی صورت میں لوگوں کو دکھایا کرتے تھے۔

۵۔ خاص کاریگری یا حیلے سے کوئی چیز بنانا، مثلاً ایک نصرانی پادری نے دیکھا کہ ایک پرندے کا بچہ اپنے گھونسلے میں بیٹھا ضعیف سی آواز نکالتا ہے تو دوسرے پرندے یہ آواز سن کر زیتون اس کے گھونسلے میں رکھ جاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح کی آواز کا اس نے گرجا گھر میں انتظام کیا اور جب ہوا چلتی تو یہ آواز سن کر وہ خاص پرندے زیتون کا پھل اس کے سامنے لا کر رکھ دیتے اس معاملے کو اس نے کرامت کا رنگ دے دیا۔

۶۔ اشیاء یا دواؤں کے مخفی خواص معلوم کر کے ان سے کام لینا۔

۷۔ غلط بات کر کے، جھوٹ بول کر کہ میرے پاس اسم اعظم ہے یا جنات ہیں۔ اس طرح اس کی دھاک مقابل پر قائم ہوگ اور وہ جو بھی فعل انجام دے گا مقابل اسے حکمت خیال کرے گا۔

۸۔ چغلی خوری اور جھوٹ سچ ملا کر لوگوں کے مابین عداوت پیدا کرنا۔ یہ سب جادو اور سحر وغیرہ میں شامل ہیں۔

(رہنمائے عملیات - ص: ۲۵، ۲۶ از خالد اسحاق رائٹور)

لیکن جو لوگ اللہ کی حفاظت اور پناہ چاہتے ہیں ان کو اللہ اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اس کا ایک سادہ عام نغم اور ہر وقت قابل عمل طریقہ یہ بتایا گیا ہے۔

ترجمہ: "اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو اللہ سے پناہ مانگو، بلاشبہ وہ سننے والا اور جاننے والا ہے" (سورہ الاعراف - ۶۰۰)

یعنی اعموٰ بذات اللہ من الشیطان الرجیم کہا جائے۔ اور نبیؐ سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔
ترجمہ: "اور جو شخص کسی مقام پر اترے تو یہ دعا پڑھے۔ اللہ جو کچھ برائی تو نے پیدا کی ہے میں تیرے کلمات نام کے ساتھ اس سے پناہ مانگتا ہوں اور یہ دعا عربی میں یوں ہے۔

اعموٰ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

جادو اور سحر کی اقسام

ابو عبد اللہ رازی نے جادو کی آٹھ اقسام بیان کی ہیں۔

- ۱۔ ستارہ پرست فرقہ جو سات ستاروں کی نسبت عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہر بھلائی اور برائی انہی کی وجہ سے ہوتی ہے یہ ان کی پرستش کرتے ہیں اور انہیں خطاب کر کے کچھ الفاظ پڑھتے ہیں۔
- ۲۔ قوت واہمہ کی وجہ سے جادو کا ہونا یعنی قوی النفس نہ ہونا اور کمزور نفس افراد پر وہم اور خیال کا تیزی سے اثر ہوتا ہے۔ ہر بات کو جادو، ٹونہ اور دیگر چیزوں سے جوڑ لینا، بغیر شواہد کے

یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اس کی درخواست پر اس وقت تک مہلت دی ہے جب تمام انسان اور جنات دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ سورہ ص میں ہے۔

ترجمہ: ”وہ بولا اے میرے رب یہ بات ہے تو پھر مجھے اس وقت تک کے لیے مہلت دے دے جب یہ لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا اچھا تجھے اس روز تک کیلئے مہلت ہے۔ جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔“ (سورہ ص - ۸۱ تا ۷۹) ۴

چنانچہ وہ جن جو کہ ابلیس نامی تھا اور اپنی حکمت، دانائی اور علم کے باعث ملائکہ کو تعلیم دیا کرتا تھا نافرمانی کے نتیجے میں شیطان کے لقب سے نوازا گیا اس کو اپنی نافرمانی اور کفر پر کوئی ندامت نہیں ہوئی بلکہ وہ تو اللہ کو چیلنج دینے والا بن گیا۔ یوں اللہ نے اپنے نیک بندوں کی پہچان ان کے ایمان کی جانچ پڑتال اور امتحان کے لیے اس کے کام کو جاری رکھا، آج شیطان لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے مگر اللہ کے نیک اور متقی و پرہیزگار بندے ایسے بھی ہیں جو اسی شیطان کے چیلے بننے اور اس کے گروہ میں شامل ہونے پر کسی طرح رضامند نہیں بلکہ اپنے اللہ اور رسول کے لیے ہر طرح کی قربانیاں دینے پر تیار ہیں۔ ان کی مدد کے لیے اللہ ہر وقت جواب دیتا ہے۔ اس شیطان کی پناہ میں آنے والوں سے اللہ نہ صرف ناراض ہو جاتا ہے بلکہ انہیں اندھیروں دراندھیروں اور گمراہی درگمراہی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ مشرکین جنات سے پناہ مانگتے ہیں۔ ترجمہ: ”اور بعض بنی آدم بعض جنات کی پناہ پکڑا کرتے تھے جس سے ان کی سرکشی اور بڑھ گئی تھی۔“ (سورہ الجن - ۶)

اکثر ایمان کے دعویدار بھی شرک کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ قرآن ان لوگوں کی نشاندہی ان الفاظ میں فرماتا ہے۔

ترجمہ: "اکثر لوگ اللہ پر ایمان لاکر بھی شرک کرتے ہیں" (سورۃ یوسف - ۱۰۶) ۲

مثلاً مصیبت کے وقت پیروں، پیغمبروں، اماموں، شہیدوں اور فرشتوں کو پکارنا۔ منت مرادیں ماننا۔ نذر و نیاز دینا اور اپنے بچوں کو ان سے منصوب کر دینا۔ معاملہ دیوی دیوتاؤں کو اللہ کی ذات میں شریک کرنے کا ہو یا پیغمبروں، پیروں، اماموں، یا اولیاء کرام وغیرہ کو بات بالکل برابر ہے کیونکہ اللہ ایک ہے۔ لاشریک ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

ترجمہ: "وہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو پوجتے ہیں جو انہیں نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ ہی نفع۔ اور کہتے ہیں یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں آپ فرمادیں کہ تم اللہ کو وہ خبر دے رہے ہو جسے آسمان وزمین نہیں جانتے (یعنی ان کی کوئی سچائی نہیں ہے) وہ ان شریکوں سے پاک اور برتر ہے۔" (یونس - ۱۸) ۳

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اللہ کے سوا ہر چیز کو چھوڑ کر عبادت کو اس کیلئے خالص کر دیں۔ اس کیلئے اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامنا، سنت رسول کی اتباع میں زندگی گزارنا، اکل حلال پر توکل، کسی کو ایذا دینے سے پرہیز کرنا، گناہوں سے بیزاری اور نفرت رکھنا، توبہ و استغفار کرتے رہنا، اور حقوق العباد میں چوکنا رہنا، وہ اعمال ہیں جو انسان کو عقیدہ توحید کی مضبوطی اور طاقت فراہم کرتے ہیں اور اس کو سچا مومن بناتے ہیں جس پر سوائے اللہ کے کسی کا خوف نہیں ہوتا۔

جادو ٹونہ و سحر اسلامی تعلیمات کی روشنی

میں، تدارک اور علاج

تحقیق و تحریر: پروفیسر جہاں آراء لطفی

اسٹنٹ پروفیسر

شیخ زائد اسلامک سینٹر، یونیورسٹی آف کراچی۔

جادو و سحر

اسلام کی بنیادی دعوت توحید کی دعوت ہے اور توحید کا عقیدہ اس وقت ہی پختہ اور مستحکم ہو سکتا ہے جب اس کو شرک سے قطعی، قطعی، قطعی پاک کیا جائے۔ سورۃ النساء میں ہے۔

ترجمہ: "یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو معاف نہیں فرمایا اور اس کے سوا جسے چاہے معاف فرمادے اور جس نے شرک کیا وہ راہ راست سے بہت دور بھٹک گیا۔

(النساء - ۱۱۶) ۱

اور جب انسان شرک کی ابتداء کرتا ہے تو وہ مستقل ہدایت اور رہنمائی سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔